جایز نیست وبغی بر امام حق اگرچه آن باغی
لیاقت امامت داشته باشد اصلا جایز
نیست بخلاف دعوی اجتهاد که وقتیکه ملکه
اجتهاد حاصل شود لابد دعوی اجتهاد باید کرد
وتقلید را از گردن خود دور باید انداخت
بالجمله غرض ازین کلام آنکه اشتغال به تفتیش
ظاهر کتاب وسنت وتعلم وتعلیم آن خواه
بخواندن باشد خواه باستماع مضامین آن
وسعی در اشاعت آن از جنس اکل وشرب
ولباس است که مدار زندگانی بر آنست
واشتغال باحکام فقهیه معتبره واشغال
صوفیه نافعه از قبیل مداواة ومعالجه است
که عند الضرورت بقدر حاجت بعمل آرند
وبعد از ان بکار اصلی خود مشغول باشند
وعنوان وشعار خود محمدیه خالصه وسنت
قدیم باید داشت نه تمذهب بمذهب
خاص وانسلاک در طریقه مخصوصه بلکه
مذاهب وطرق را مثل دکاکین عطارین
باید شمرد وخود را از منسلکان جند محمدی
پس چنانکه سپاهیان را عنوان سپهگری
شعار است واعلاء کلمه سلطانی کار روزانه
ووقتیکه بدوا محتاج میشوند از دکان
که دست آید میگیرند وبقدر حاجت بعمل

درست نہین ہے اور بغاوت امام برحق کی اگرچہ باغی
لیاقت امامت کی رکھتا ہو بخلاف دعوی اجتہاد
کے کہ جسوقت ملکہ اجتہاد کا حاصل ہو ضرور دعوی اجتہاد
کرنا چاہیئے اور تقلید کو گردن اپنے سے دور پھینک
ڈالنا خلاصہ یہہ کہ غرض اس کلام سے یہہ ہے
کہ شغل دریافت ظاہر قرآن اور حدیث کا اور
سیکھنا اور سکھانا اوسکا خواہ پڑہنے سے ہو
خواہ سننے مضمونون اوسکے سے اور کوشش
اوسکے مشہور کرنے مین قسم کھانے اور پہننے سے
ہے کہ مدار زندگانی کا اوسپر ہی اور مشغول ہونا
ساتہ حکمون فقیہ معتبر اور شغلہای صوفیہ کے جو
مفید ہین قسم دوا اور علاج سے ہے کہ وقت
ضرورت بقدر حاجت عمل مین لاوین اور بعد اوسکے
اپنے اصلی کام مین مشغول ہوان اور سرنامہ
اور لباس اپنا محمدی خالص [illegible] سنت
ہمیشہ چاہیئے رکھنا اور اختیار نکرنا [illegible]
مذہب خاص اور داخل [illegible]
بلکہ سب مذہبون اور طریقون [illegible] دکان
عطارون کی گننا چاہیئے [illegible] داخل
لشکر محمدی کرنا چاہیئے پس جیسا کہ [illegible]
سرنامہ سپہگری لباس ہے اور بلند کرنا کلمہ بادشاہ کا ہر روز کا
کاروبار اور جسوقت دوا کی محتاج ہوتے ہین جس دوکان
سے کہ ہاتہ آوے لیتے ہین اور بقدر حاجت استعمال

می آرند و باقی را برای وقت ضرورت
نگاه میدارند و بکار و بار خود مشغول
میباشند همچنین محمدیه خالصه را شعار خود
باید کرد و اقامت ظاهر سنته را کار و بار
خود باید داشت و احکام فقهیه صحیحه را
و اشغال صوفیه معتبره را که خالی از شوب
فساد و بدعت باشد بقدر حاجت استعمال
باید کرد و زیاده از حاجت بآن توغل نباید
کرد حاصل کلام آنکه احکام فقهیه که مجتهدین
سابقین مسلم الاجتهاد از قیاسات
صحیحه استنباط نموده اند بیشک از قبیل
سنت است اما از جنس سنته حکمیه که در جنب
سنته حقیقیه بجوے نمے ارزد و بس افراط
و غلو دران از قبیل بدعت است ٭

مسئله ثالثه مسایل اجماعیه امت
محمدیه علی صاحبها افضل الصلوة و التسلیمات
در هر قرن که بوجود آید همه از قبیل مطلق
سنت است چه مستند آن مسایل در
نفس الامر یا سنته حقیقیه است یا ملحق
بالسنته یا سنته حکمیه و آنهم از قبیل مطلق
سنته است ولیکن درین مقام نکته ایست
بس باریک که افصاح آن درین جزو
زمان بس ضرورست و آن ادراک امتیاز

کرتے ہین اور باقی کو واسطے ضرورت کی نگاہ رکھتے
ہین اور اپنے کار و بار مین مشغول رہتے ہین اسیطرح
محمدیون خالص کو طریقہ اپنا کرنا چاہیئے اور قایم
رکھنے ظاہر سنت کو کار و بار اپنا چاہیئے کرنا اور
حکمون فقہ کو جو صحیح ہون اور شغلون صوفیون
معتبر کو جو خالی آمیزش فساد اور بدعت سے ہون
بقدر حاجت استعمال کرنا چاہیئے اور زیادہ حاجت
سے اوسمین مشغول نہ رہے حاصل کلام یہہ ہے کہ
احکام فقہ مجتہدون پہلونکے کہ جنکا اجتہاد مسلم ہے ایسے
اون حکمون کو قیاسون صحیح سے نکالا ہو بیشک
قسم سنت سے ہین مگر قسم سنت حکمیہ سے ہے کہ
مقابل سنت حقیقی کے جَو برابر ہے نہین پس زیادتی
اور مبالغہ اوسمین قسم بدعت سے ہے —

مسئلہ تیسرا مسئلے اجماعی امت محمد کے
کہ اون پر افضل درود اور سلام ہو جس زمانہ
مین کہ ظاہر ہون سب قسم مطلق سنت سے
ہین اسلیئے کہ سند اون مسئلون کی حقیقت
مین یا سنت حقیقی ہے یا ملحق بالسنتہ یا سنت
حکمیہ اور وہ بھی قسم مطلق سنت سے ہے
اور لیکن اسجگہہ ایک نکتہ بہت باریک ہے
کہ واضح کرنا اوسکا اس زمانہ مین بہت
ضرور ہے اور وہ معلوم کرنا فرق کا

٭ ٭ ٭ ٭

است در مقام اجماع و رواج بیانش آنکه
در بعضی احیان بعضی از محدثات از قسم
علوم یا ارادات یا افعال و اقوال بنابر
مصلحت وقت در اهل زمان بطریق عادت
رایج میگردد و اختلاف ایشان آنرا نیز
اختلاف خود بطریق رسم تلقی مینمایند
و همچنین بر آن مدت طویله میگذرد و بعد
مرور دهور شده آن امر در رسوم
مسلمه خواص و عوام مندرج میگردد و بر تارک
آن طعن اخوان و ملامت اقران متوجه
میگردد پس جمهور انام بنابر خوف لحوق
طعن و ملامت و محافظت آن جد و جهد
می نمایند و بعد انقضاء مدت مدید چون
در تفتیش اصل آن از شرع کلام واقع
میگردد غیر از رواج مذکوره هیچ اصلی
بدست نمی آید و چون منشاء آن رواج
تفتیش کرده میشود غیر از استحسان بعضی
از اختلاف هیچ واضح نمیگردد حالانکه حکم
شرعی آن امر بحسب اختلاف زمان
مختلف گردیده چه در زمان اختلاف مرتبه
التزام و رواج نرسیده بود و در زمان
اخلاف بسبب التزام و اشتهار بحد بدعت
حقیقیه یا حکمیه رسیده و همین معنی پیدا

ہے درمیان اجماع اور رواج کے بیان اوسکا
یہہ ہے کہ بعضے وقت بعضے باتین نئی قسم
علمون یا ارادون یا کامون یا باتون سے
بسبب مصلحت وقت کی زمانہ کے لوگون مین بطور عادت
کے رواج پکڑتے ہین اور پچھلے اونکے اگلون اپنون
سے بطور رسم کے قبول کرتے ہین اور اسیطرح ایک
مدت دراز گذرتی ہے اور بعد گذرنے زمانون
کے ہوتے ہوتے وہ کام ایسے رسمون مین جو مسلم ہے
درمیان خاص و عام کے داخل ہوتا ہے اور اوسکے
ترک کرنیوالے پر طعنے بہائیون اور ہمسرون کے
متوجہ ہوتے ہین پس تمام خلقت بسبب خوف
لاحق ہونے طعنے اور ملامت کے محافظت اوسکی مین
کوشش کرتے ہی اور بعد گذرنے مدت دراز کے
جسوقت بیچ تلاش اوسکے اصل کی شرع سی گفتگو
آتی ہے تو سوای رواج مذکور کے کچھ اصل نہین پاتے
لگتے ہے اور جب منشا اوس رواج کا دریافت کیا جاتا ہے
تو سوائے بہتر سمجھنے بعضے اخلاف پچھلے لوگون
سے کچھ ظاہر نہین ہوتا حالانکہ حکم شرعی اوس
کام کا بحسب اختلاف زمانہ کے مختلف ہوتا ہے
اسلیئے کہ زمانہ پہلے لوگون مین اختلاف مرتبہ
لازم ہونے اور رواج پکڑنے مین نہ پہونچا تھا
اور زمانے پچھلون مین بسبب لازم پکڑنے اور شہرت
پانے کے بدعت حقیقیہ یا حکمیہ کے حد کو پہونچگیا اور اسی باتکو

رواج میگوئیم و در بعضے احیان امری جلیل پیش می آید و اہل زمان در پی تفتیش اصل آن از دلائل دینیہ و تحقیق حکم آن از معالم شرعیہ بنظر استقلال مے افتند و بعد از تأمل و تفکر در اصول دینیہ دلیلے صحیح از دلائل شرعیہ کہ بر حکم شرعی آن امر دلالت داشتہ باشد بر جمیع اہل زمان واضح میگردد و بنا بر وضوح آن دلیل بر ثبوت حکمی از احکام شرعیہ بر آن امر ہمہ مجتہدان آن زمان اتفاق مینمایند این اتفاق را اجماع میگوئیم چون این مقدمہ ممہد شد پس باید دانست کہ مجرد رواج چیزے کہ در ما بعد قرون ثلثہ متحقق شدہ باشد آنچیز را از حد بدعت خارج نمیگرداند بخلاف اجماع کہ انعقاد اجماع در ہر قرن کہ واقع شود مسئلہ اجماعیہ را در دائرہ سنت داخل میگرداند و دلیل بر آن آنست کہ مستند در باب اجماع ہمین کریمہ است وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا پس در کریمہ مذکورہ لفظ سبیل را بسوی

رواج کہتے ہین ہم اور بعضے وقتون مین کوئی امر بڑا پیش آتا ہے اور لوگ زمانہ کے درپے تلاش اوسکے اصل کے دلیلون دینیہ سے اور تحقیق اوسکی حکم کے نشانیون شرعی سے بنظر استقلال کے ہوتے ہین اور بعد تامل اور فکر کے اصلون دین مین کوئی دلیل صحیح دلیلون شرعی سی کہ اوپر حکم شرعی اوس کام کے دلالت رکھتی ہو تمام اہل زمانہ پر روشن ہوتے ہے اور بسبب واضح ہونی اوس دلیل کی اوپر ثبوت کسی حکم کے حکمون شرعی سی اوس کام پر سب مجتہد اوس زمانہ کے اتفاق کرتے ہین اس اتفاق کو اجماع کہتے ہین اور جب یہہ مقدمہ بیان ہوا تب جانا چاہیے کہ ہر رواج کسے چیز کا کہ پیچھے قرون ثلثہ کے ثابت ہوا ہو اوس چیز کو حد بدعت سی باہر نہین کرتا بخلاف اجماع کے کہ منعقد ہونا اجماع کا جس زمانہ مین واقع ہو مسئلہ اجماعی کو دائرہ سنت مین داخل کرتا ہے اور دلیل اوپر اوسکے یہہ ہے کہ سند درباب اجماع کے یہہ آیۃ شریف ہے

ترجمہ آیت شریف اور جو کوئی خلاف کرے رسول کا بعد اسکے کہ ظاہر ہوئے اوسکو ہدایت اور پیروی کرے سوای راہ مسلمانون کے سپرد کرینگے ہم اوسکو وہی طرف جو اوسنے پکڑے اور ڈالینگے اوسکو جہنم بیچ اور بری جگہہ پہونچا۔ پس آیۃ شریف مذکور مین لفظ

مؤمنین اضافت فرموده اند و لفظ مؤمنین مشتق ست و قاعده مقرر ست که نسبت چیزے بسوی مشتق دلالت میکند بر سببیت ماخذ آن مثلا حکم بادشاه و حکم قاضی همون حکم را میگویند که از جهت سلطنت و حکومت صادر شده باشد نه از جهت مشوره و راه سلاطین و راه امرا و راه سپاهیان و راه علما و راه مشایخ و اطبا همون امور را میگویند که اشخاص مذکوران امور را از جهت سلطنت و امارة و سپه گری و علم و شیخت و طبابت اخذ کرده باشند نه مثل اکل و شرب و جماع و خواب و بول و براز و امثال آن از حاجت بشریه که آن را راه اشخاص مذکورین نمی گویند چنانچه آیه کریمه اَدْعُوْا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ بر آن دلالت میدارد که مراد از سبیل پیغمبر صلے الله علیه وسلم درینمقام امور تبلیغیه ست چنانچه لفظ ادعوا الی الله علی بصیرة بر آن دلالت میدارد و چون این مقدمه ممهد شد پس باید دانست که مراد از راه مؤمنین در کریمه مذکوره امور یست که مؤمنین آنرا از جهت ایمان اخذ کرده باشند نه از جهت رسم و عادة و آن مسائل

مومنین کے اضافت فرمائی ہے اور لفظ مومنین مشتق ہے اور قاعدہ مقرر ہے کہ نسبت ایک چیز کے طرف مشتق کی دلالت کرتی ہی اوپر سبب ہونے معنے مصدر اوسکے کے مثلا حکم بادشاہ اور حکم قاضی ایسی حکم کو کہتے ہین کہ سلطنت اور حکومت کی سبب سے صادر ہوا ہو نہ بسبب مشورہ کے اور راہ بادشاہون اور راہ امیرون اور راہ سپاہیون اور راہ عالمون اور راہ مشایخون اور راہ طبیبون کی اونہین کامونکو کہتے ہین کہ اشخاص مذکورنے اون کامونکو بسبب سلطنت اور امیری اور سپہ گری اور علم اور شیخت اور طبابت کے لیا ہو و نہ مثل کہانی اور پینے اور جماع کرنے اور سونے اور موتنے اور ہگنے کے اور مثل اسکی حاجتون انسانی کے اونکو راہ اشخاص ذکر کئے گئے کی نہین کہتے ہین چنانچہ آیہ شریفہ ترجمہ آیت شریف بلاتا ہون مین طرف الله کے اوپر بصیرت کے مین اور تابعدار میرا اسپر دلالت کرتی ہے کہ مراد راہ پیغمبر صلے الله علیہ وسلم سے اونکے حکم پہونچانی لگی ہین چنانچہ بلاتا ہون مین طرف الله کے اوپر بصیرت کے اسپر دلالت رکہتا ہے اور جب یہہ مقدمہ آراستہ ہوا پس جاننا چاہیئے کہ مراد راہ مؤمنین سے آیہ مذکور مین وہ کام ہین کہ مسلمانون نے اونکو بسبب ایمانکی لیا ہو نہ بسبب رسم اور عادت کے اور وہ مسئلہ اجماع ہے

اجماعیہ ست نہ رسوم مروجہ چنانچہ حدیث
ما راٰہ المسلمون حسنا فهو عند اللہ حسن برآن
دلالت میدارد چہ ما راٰہ المسلمون فرمودہ اند
نہ ما تعامل بہ المسلمون پس معنی حدیث
چنین باشد کہ چیزے را کہ مسلمین از جہت
اسلام یعنی از جہت انقیاد پیغمبر و اتباع
اوامر نہ از جہت رسم و عادت نیک دانند
پس آن چیز نزد خدا نیک ست و امّا اینکہ
ہر رسم مسلمین کہ در قرنے از قرون
متاخرہ رواج پذیر شدہ باشد در سنت
مندرج گردد پس باطل محض ست چنانچہ
حدیث اِنَّ الدِّیْنَ بَدَءَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ
کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَھُمُ الَّذِیْنَ
یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ
مِنْ سُنَّتِیْ کہ ترمذی از طریق عمرو ابن
عوف نقل کردہ برہمین معنے دلالت میدارد
چہ مفاد حدیث مذکور ہمین ست کہ رسوم
مروجہ قرون متاخرہ مستلزم فساد
سنت ست و ابطال آن منجر باصلاح
او حاصل کلام آنکہ مسائل اجماعیہ ہر قرن
از قبیل سنت ست و رسوم مروجہ قرون
متاخرہ از جنس بدعت مسئلہ رابعہ
اشتغال بعلوم آلیہ مثل علوم عربیہ بقدر

اجماعی ہین نہ رسمین رواج پائے ہوئے جیسا کہ
ترجمہ حدیث جس چیز کو دیکہا مسلمانون نی اچہا
پس وہ نزدیک اللہ کی بہی اچہی ہے۔ اسپر دلالت
کرتی ہے اسلئے کہ جس کو دیکہا مسلمانون نی فرمایا
نہ جو کچہ کیا مسلمانون نی پس معنی حدیث کے
اسطرح ہونگے کہ جس چیز کو مسلمان بسبب اسلام یعنی
براہ فرمانبرداری پیغمبر اور پیروی حکمون اوسکے کے
نہ بسبب رسم اور عادت کی نیک جانین پس وہ چیز
نزدیک خدا کے نیک ہے اور یہہ کہ ہر رسم مسلمانون مین
کہ کسی زمانہ مین پچہلے زمانون سے رواج پکڑے سنت
مین داخل ہوگی پس باطل ہی بالکل جیسا کہ حدیث
حدیث تحقیق دین شروع ہوا ہے غریب اور
عنقریب ہوگا جیسا کہ شروع ہوا تہا پس خوشوقتی
ہے اسطے غریبون کے اور وہ لوگ ہین کہ اصلاح کرتی
ہین اوس چیز کے جو فاسد کردی ہی لوگون نی میری بعد
میرے سنت سے۔ کہ ترمذی نی طریق عمرو بن
عوف سی نقل کی ہے اسبات پر دلالت رکہتی ہے
اسلئے کہ خلاصہ حدیث مذکور کا یہی ہے کہ رسمین مروج
زمانہ پچہلے کی باعث لازم ہونے فساد سنت کی ہین
اور باطل کرنا اون رسمون کا سبب اصلاح سنتون کا
ہے حاصل کلام یہہ ہے کہ مسئلے اجماعی ہر زمانہ مین قسم
سنت سے ہین اور رسمین مروج پچہلے زمانہ کی قسم بدعت سے
مسئلہ چوتہا مشغول ہونا ساتہ ان علمون کے کہ وہ آلہ

ضرورت کہ در فہم معنے ظاہر کتاب و سنت
بکار آید و باشغال صوفیہ بقدر حاجت
مثل تحریک لطائف ستہ بذکر خفیے و
مثل یادداشت یعنے بپاس انفاس و
دوام ملاحظہ بسوے قلب کہ در تحصیل
حقیقت احسان کہ مفاد ظاہر کتاب و
سنت است منفعت بخشد و مزاولت
الآت حرب مثل توپ و بندوق و تپنچہ
بقدر کفایتہ کہ در قتال کفار بکار آید
از جنس بدعت نیست زیرا کہ ہر چند
امور مذکورہ از قسم مخترعات محدثات
است اما از امور دین نیست اگر کسے
او را از قبیل امور دین شمردہ بعمل خواہد
آورد البتہ بہ نسبت او از قبیل بدعات
خواہد گردید و معنے شمردن آن از امور
دین آنست کہ نفس وجود این امور را
قطع نظر از وسیلہ بودن آنہا ہم از
محامد دینیہ قرار دہد تفصیل این اجمال
آنکہ وسایل امور دینیہ بر دو قسم است قسمے
آنست کہ خود ہم از جنس محمودات شرعیہ
باشد مثل تحصیل صفتہ طہارت بوضوء
و غسل اگرچہ از وسایل صلوۃ است اما
خود ہم از محامد شرعیہ است لقولہ تعالے

ضرورت کی کہ سمجھنے معنے ظاہر قرآن اور حدیث مین
کام آوے اور ساتہ شغل صوفیون کے بقدر حاجت کے
مانند متحرک کرنے چہ لطیفون کے ساتہ ذکر خفیے کے اور
مانند یادداشت کی کہ نام اوسکا پاس انفاس ہی اور
ہمیشہ ملاحظہ کرنا طرف دل کی کہ حاصل کرنی حقیقت
احسان مین کہ مفاد ظاہر قرآن اور حدیث کا ہے
نفع بخشتا ہے اور مشق آلات لڑائی کا مانند توپ اور
بندوق اور تپنچہ کے بقدر ضرورت کے کہ لڑائی
کافرون مین کام آوے قسم بدعت سے نہین ہی اسلیے
کہ ہرچند کام ذکر کیے گئے قسم نئے نکالے ہوؤن
اور نئے پیدا کیے ہوؤن سے ہین اور کامون دین
سے نہین ہین مگر وسیلون کامون دین سی ہین اور
اگر کوئی انکو قسم کامون دین سی گن کر عمل مین لاوے
البتہ بہ نسبت اوسکے قسم بدعت سی ہونگے اور معنے
شمار کرنے انکے امر دین سے یہہ ہین کہ ذات خاص
ان کامونکو قطع نظر وسیلہ ہونے انکے سے خوبیون
دین سے قرار دیوے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ
وسیلے کامون دین کے دو قسم پر ہین ایک قسم وہ ہی
کہ بذاتہ بہی قسم خوبیون شرع سے ہو جیسے حاصل
کرنا صفت پاکی کا ساتہہ غسل اور وضو کے
اگرچہ وسیلون نماز سے ہے مگر بذاتہ
بہی خوبیون شرع سے ہے بسبب
فرمانے اللہ تعالے نے کے —

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
وقوله عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ
الْاِيْمَانِ وتلاوت قرآن مجید اگرچہ از وسایل
تدبر ست اما خود ہم عبادت عظمی ست
و اشتغال بحدیث و سیرۂ نبویہ اگرچہ
از وسائل عمل و اتباع سنت ست اما
خود ہم از مشاغل محمودہ ست و اعتکاف
اگرچہ از وسائل ادراک جماعت و سبب
تعمیر اوقات بذکر الٰہی ست اما خود ہم
از جنس طاعت ست و امثال آن از
امور غیر محصورہ و علامت این قسم آنست
کہ حصول این قسم وسائل بر تقدیر خلو
از مقاصد باطل محض بحسب نظر شارع
نیست یعنی اگرچہ صاحب آن تحصیل
نفس وسائل را قصد کردہ و حصول
مقاصد را ملحوظ نداشتہ باشد منفعتے
از منافع دینیہ اگرچہ اقل قلیل باشد
حاصل کردہ باشد مثلاً تجدید وضو و غسل
برای تحصیل نفس ادامت بر طہارت
اگرچہ در ان وقت نیت صلوٰۃ نباشد
نیز از امور محمودہ شرعیہ ست و موجب
حصول اجر اخروی و قسم ثانی آنست
کہ خود آن وسائل اصلا از جنس عبادات

آیۃ شریف تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ
کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکیزگی چاہنے
والونکو۔ اور فرمانے پیغمبر علیہ السلام کے کہ پاکیزگی
آدھا ایمان ہے۔ اور پڑھنا قرآن شریف کا
اگرچہ وسیلوں فکر اور غور سے ہے مگر بذاتہ بھی
عبادت بڑے ہے اور مشغول ہونا ساتھ علم حدیث
اور خصایل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اگرچہ وسیلوں
عمل اور پیروی سنت سی ہے مگر خود بھی شغلوں
نیک سے ہے اور اعتکاف اگرچہ وسیلوں پانے
جماعت اور سبب زندہ رکھنے وقتوں سی ساتھ
ذکر الٰہی کی ہی مگر خود بھی قسم عبادت سی ہے۔
اور مانند اسکی بہت سی کام ہین اور علامت اس قسم کے
وہ ہے کہ حصول ایسی وسیلوں کا بر تقدیر خالی ہونے
کے مقصدون سے بالکل باطل اور بے اصل نظر شارع
مین نہین ہی یعنی اگرچہ کرنیوالی ان کاموں کے
حاصل کرنا ذات وسیلوں کا قصد کیا ہو اور حاصل
کرنے مقصدون کا لحاظ نکیا ہو تو بھی کچھ فائدہ منفعتوں
دین سے اگرچہ کمتر حاصل ہو گا مثلاً نیا وضو یا غسل کرنا
واسطے حاصل کرنے خاص پاکیزگی ہمیشہ کے اگرچہ اوس وقت
نیت نماز کے نہو تو بھی نیک کاموں شرعی سے
ہے اور سبب حاصل ہونے اجر آخرت کا اور
قسم دوسرے وہ ہے کہ خود وہ وسیلے
بالکل قسم عبادت سے —

نیست اگرچہ بنابر نیت توسل بعبادة
از قسم طاعات بالعرض گردید مثل سفر
برای حج و رفتن در بازار بنابر نیت دخول
مسجد و کشیدن دلو از چاہ بنابر نیت
وضو و نوشتن عرایض بسوی حکام بنابر
سفارش ذو الحاجات و سایر حرف
و صنایع بنابر صرف آنہا در اعانت
دین یا خدمت محتاجین پس نفس سیاحت
بلدان و سیر بازار و کشیدن آب چاہ
و تحصیل مہارت در نوشت و خواند عرایض
و سایر صنایع مثل حدادت و صباغت
و خیاطت و امثال آن اصلا از جنس
طاعات نیست بلکہ یا از قبیل لہویات
یا از قبیل امور معاشیہ کہ شدت
جد و انہماک دران موجب قسوۂ قلب
ست و مورث غفلت روح و باعث
نکرت از عالم قدس پس امور مذکورۃ
الصدر از قسم ثانی ست نہ از قسم
اول پس ہر کہ آنرا از قبیل اول قرار دہد
آن امور بنسبت او از قبیل بدعت
حقیقیہ اصلیہ میگردد و نیز باید دانست
کہ وسایل بر دو قسم ست قسمے آنست
کہ استعانت بآن بنابر تکمیل مقاصد ست

نہیں ہیں اگرچہ بسبب نیت وسیلہ گردانے
عبادت کے بالعرض عبادت کے قسم سے
ہوتے ہیں جیسے سفر واسطے حج کے اور جانا
بازار میں بہ نیت داخل ہونے مسجد کے اور کھینچنا
ڈول کنوئیں سے بہ نیت وضو کی اور لکھنا عرضیوں
کا طرف حاکم کے واسطے سفارش حاجتمندوں کے
اور تمام پیشے اور تمام صنعتیں واسطے صرف اونکے
مددگاری دین اور خدمت محتاجوں میں پس
خاص سفر شہروں میں اور پھرنا بازار کا اور کھینچنا
پانی کنوئیں سے اور حاصل کرنا مہارت لکھنے اور
پڑھنے عرضیوں اور تمام صنعتوں میں مانند صنعت
لوہار اور رنگریز اور درزی اور مثل اسکے بالکل قسم
بندگی سے نہیں بلکہ یا قسم کھیل سے ہے یا قسم کام
معاش سے کہ بہت کوشش اور ڈوب جانا اوسمیں
باعث سختی دل کا ہے اور سبب غفلت روح کا
اور موجب مخالفت کا عالم قدس سے پس کام
ذکر کئے گئے اوپر کے قسم دوسرے سے ہیں
نہ قسم پہلے سے پس جو کوئی انکو قسم پہلے سے
قرار دیوے وہ کام بنسبت اوسکے قسم بدعت
اصلی حقیقی سے ہوتے ہیں اور چاہیئے جاننا
کہ وسیلے بھی دو قسم پر ہیں ایک قسم
وہ ہے کہ مدد لینے اونسے سبب کامل
ہونے مقصدوں کا ہے ۔

یعنی مقاصد مذکورہ بہ نسبت حصول احد
بآن وسایل حسنی وکمالی در نظر شارع
پیدا میکند کہ بدون وساطت آن وسیلہ
حسن او مفقود میگردد مثل غسل وتجدید
لباس وتعطر برای نماز جمعہ وعیدین وصعود
بر مئذنہ واذان واقامت وتعیین
مسجد برای جماعت وانسلاک در جماعت
وتسویہ صفوف برای نماز ووضو برای
اذکار ونظر در مصحف وتحسین صوت
برای تلاوة وتلاوت برای تدبر واقامت
امام واطاعت او برای جہاد وامثال
آن از امور غیر محصورہ کہ برای تکمیل
حصول عبادات مقصود ست کہ فقدان
آن وسایل باعث نقصان حسن مقاصد
در نظر شارع میگردد وقسم ثانی آنست
کہ استعمال آن بنا بر احتیاج فاعل وعجز او
از ادراک مقصد ونقصان او از مرتبہ
لیاقت ادراک مقصد واقع میگردد
وحصول مقصد بدون وساطت
وسایل ہیچگونہ منقطع در حسن مقصد
کمال او نمیرساند بوجہ من الوجوه
باعث سقوط مرتبہ فاعل آن بہ نسبت
شخصے کہ آن مقصد را بواسطہ وسائل

یعنے مقصد ذکر کئے گئے بسبب حاصل ہونے اونکے ذریعہ
کے نظر شارع مین ایسی خوبی اور کمال پیدا کرتے ہین
کہ بے وسیلے اونکے وہ خوبے نہین ہوتی مثلا نہانا
اور کپڑے نئے بدلنے اور عطر لگانا واسطے نماز
جمعہ اور عیدون کے اور چڑھنا اوپر جگہہ بلند کے
واسطے اذان کے اور اذان اور تکبیر اور تعیین
مسجد واسطے جماعت کے اور داخل ہونا جماعت
مین اور برابر کرنا صفون کا واسطے نماز کے اور
وضو واسطے ذکر اور دیکھنے قرآن کے اور خوش
آوازی واسطے تلاوت قرآن کے اور تلاوت قرآن
واسطے فکر معانی کے اور مقرر کرنا امام کا اور اطاعت
اوسکے واسطے جہاد کے اور مانند اسکی بہت سی کام
کہ واسطے پورا کرنے اصل عبادت کے مقصود ہین
کہ نہونا ان وسیلون کا سبب نقصان خوبی کا
مقصدونکے نظر شارع مین ہوتا ہے اور قسم دوسرے
وہ ہے کہ استعمال اوسکا واسطے محتاج ہونے فاعل اور
عاجز ہونے اوسکے دریافت مقصد سے یا ناقص
ہونے اوسکے مرتبہ دریافت مقصد سے وقوع مین
آتا ہے اور حاصل ہونا مقصد کا بیواسطے وسیلون کے
کچھہ نقصان خوبی مقصد اور کمال اوسکے مین
نہین پہونچاتا اور کسیطرح سے سبب گرنے مرتبے
اوسکے کرنیوالیکا بہ نسبت اوس شخص کے کہ
اوس مقصد کو بواسطہ وسیلون کے —

حاصل کرده باشد هرگز نمیگردد مثل کشیدن آب چاه برای وضو پس شخصیکه برلب دریا نشسته وضو بجا آورده است هرگز طهارة او بوجه من الوجوه نقص یا از طهارت شخصی که آب از چاه کشیده وضو بجا آورده است نخواهد شد و از همین باب است استعمال عینک در حق ضعیف البصر و تفحص مصحف معرب بنسبت امی و تعلیم تهجی در حق اطفال و استعمال آلات دور دست در حرب مثل تیر و تفنگ و منجنیق و توپ و بندوق و امثال آن بنسبت عدو بعید و علامت این قسم آنست که وقتیکه مقصد بوجه من الوجوه حاصل شده باز استعمال وسایل لغو و لاطایل شمرده میشود یا طریقی دیگر از طرق حصول مقصد پیش آید یا توقف در اخذ مقصد و انتظار حصول و یا تکمیل آن از سفاهت معدود میشود و ذکر استعانت بوسایل در مقام تمدح بحصول مقاصد یا اثبات فضیلت بعضی بر بعض بنابر استعانت بوسایل در سلک جماعت منسلک کرده میشود مثلا تهجی کلمات قرآن بعد از آنکه مهارت در قراءة حاصل شده خواه به تهجی خواه بغیر تهجی لغو محض است و وقتی که مسلمی در صف

حاصل کیا ہو نہیں ہوتا ہے مثل کہینچنے پانی کنوئیں سے واسطے وضو کے پس جو شخص لب دریا پر بیٹھکر وضو کرتا ہے ہرگز طہارت اوسکی کسیطرح سے ناقص طہارت اوس شخص سی کہ پانی کنوئیں سے کہینچکر وضو کرتا ہے نہیں ہوتی اور اسی قسم سے ہے استعمال عینک کا واسطی ضعیف بینائی والی کے اور تلاش قرآن زیر زبر کئے ہوئے کے بہ نسبت اَن پڑھ کے اور سکہانا حرف تہجی کا بیچ حق لڑکون کی اور استعمال ہتیارون دور دراز کا لڑائی مین مانند تیر اور تفنگ اور ڈہینکلے اور توپ اور بندوق اور مانند اسکی بہ نسبت دشمن دور کے اور نشانی اس قسم کی یہہ ہے کہ جبوقت مطلب کسیطرح سی حاصل ہو جاوے پہر استعمال وسیلون کا لغو اور بیکار گنا جاتا ہے یا کوئی اور رستہ رستون حاصل کرنے مقصد سے بر آمد ہو پہر توقف حاصل کرنی مقصد مین اور انتظار پورا کرنی یا حاصل کرنی کا اُن وسیلون سے بیوقوفی مین گنا جاتا ہے اور ذکر مددگاری وسیلو نکا مقام تعریف حاصل کرنی مقصدون مین یا ثابت کرنی بزرگی بعضو نکے بعضون پر بسبب مددگاری ساتہ وسیلون کے جماعت مین شمار کیا جاتا ہی مثلا ہجے کلمون قرآن کی بعد اسکی کہ مہارت پڑہنے قرآن مین حاصل ہوئی ہو خواہ ساتہ ہجو نکی خواہ بغیر ہجون کے بالکل لغو ہے

جهاد شمشیر هندی در کمر میدارد و کافری
بوجهی قریب او شده که زیر شمشیر او را
توان گرفت پس درینصورت توقف
کردن در کشتن او بنا بر انتظار بدست
آمدن تیر و تفنگ یا بنا بر انتظار بدست آمدن
شمشیر صفهانی سفاهت محض است و
همچنین مثلا زید و عمرو هر دو تلاوة قرآن
در مصحف مجید بنمودند اما عمرو بسبب ضعف بصر
استعمال عینک میکند پس ذکر استعمال
عینک در مقام ذکر مدایح تلاوت قرآنی
که سبحان الله عمرو بچه ادب تلاوة قرآن
میکند که تجدید وضو کرده در مسجدی
بخشوع و خضوع نشسته و مصحفی کشاده
و عینک بر بینی نهاده میخواند یا بیان اینکه
هرچند زید و عمرو در مهارت تلاوة قرآن
و تجوید حروف و خشوع و خضوع و تدبر و حسن
صوت مساوی اند اما عمرو در باب تلاوت
افضل است زیرا که استعمال عینک مینماید
یا در مصحف معرب میخواند محض حماقت است
چون این مقدمه ممهد شد پس باید دانست
که امور مذکوره یعنی علوم آلهیه اشغال صوفیه
و آلات مخترعه از قسم ثانی اند که بنا بر عجز
اهل زمان از ادراک مقاصد باستعمال وسایل

جهاد مین تلوار هندی کمر مین رکهتا هو اور کوئی کافر
اسطرح پر قریب اوسکے آیا که نیچے تلوار کے اوسکو
پکڑ سکتا ہے پس اس صورت مین توقف کرنا اوسکی قتل
مین بانتظار ہاته آنی تیر و تفنگ کے یا بانتظار ہاته
آنے تلوار اصفہانی کی نادانی محض ہے اور اسیطرح
مثلا زید اور عمرو دونو نے تلاوت قرآن کی دیکہکر
مصحف شریف مین کی مگر عمرو بسبب ضعف بینائی کے
استعمال عینک کا کرتا تہا پس ذکر استعمال عینک کا
مقام تعریف پڑہنے قرآن مین که سبحان الله عمرو
کس ادب سی تلاوت قرآن کی کرتا ہے که نیا وضو
کرکے مسجد مین ساته عاجزی اور تضرع کی بیٹهکر
اور قرآن کہولکر اور عینک ناک پر رکہکر پڑہتا ہے
یا یہہ بیان کرنا که ہرچند زید و عمرو بیچ مہارت
تلاوت قرآن اور پڑہنے حرفون اور عاجزی
اور تضرع اور فکر معانے اور خوش آوازی کے
برابر ہین مگر عمرو باب تلاوت مین بہتر ہے
اسلئے که استعمال عینک کا کرتا ہے یا قرآن
زیر زبر والے مین پڑہتا ہی محض
بیوقوفی ہے جب یہہ مقدمہ بیان کیا گیا
پس جاننا چاہیئے که کام مذکور یعنے علوم الٰہیہ
اور شغل صوفیون کے اور ہتیار نکالی ہوئے
قسم ثانی سے ہین که بسبب عاجز ہونے
اہل زمانہ کی پانی مقصدون کے جانب استعمال کی وسیلون

مذکوره احتیاج فتاده نه از قسم اول له تکملات
علم قرآنی و تتمات مقامات احسانیه و
مستحبات جهاد باشد پس هر که آن را از
قسم اول شمارد و در حین مناقب علماء
محسنین و مجاهدین آنرا مذکور کند و افضلیت
بعضے ایشان بر بعض دیگر و آن اثبات
نماید و در باب تحقیق احق بالامامت
مثلا علوم مذکوره را دخل دهد این همه امور
به نسبت او از قسم بدعت حقیقیه وصفیه
خواهد گردید و نیز باید دانست که مزاولت
الآت حرب اهم ست از سایر وسایل
والیق ست بترویج و اعلان چه آن
وسایل جهاد ست و بنای جهاد بر ترویج
و اعلان ست بعد ازان علوم الهیات
و اما اشغال صوفیه پس الیق ست با خفا
و کتمان که دست بکار و دل بایار و خلوة
در انجمن در باب امثال این امور قولیست
ماثور پس بنا خانقاهات برای آن
تداعی بر اجتماع آن محمود نیست و از حفظ
مراتب امور دین بعید بلکه حصول مقاصد
احسانیه را در اشنار تذکیر کتاب و سنت
القا باید کرد و اشتغال طرق لطالبین
آن بدون نظر استقلالی و بدون التزام

مذکور کے حاجت پڑے نہ قسم اول سی کہ کامل کرنیوالون
علم قرآنی اور پورا کرنیوالون مقامات احسانیے اور مستحبون
جہاد سے ہو پس جو کوئی کہ اوسکو قسم اول سی گنی اور
وقت تعریف عالمون نیک اور مجاہدون مین اوسکو
ذکر کرے اور بزرگے بعض انکی کی بعض دوسرون پر
ثابت کرے اور اثبات استحقاق امامت مین علمون
مذکور کو داخل کرے تو یہہ سب کام اوسکے نسبت
قسم بدعت حقیقے وصفے سے ہوگا اور یہہ بہی
جاننا چاہیئے کہ مزاولت ہتیارون لڑائی کا
اہتمام زیادہ ہے تمام وسیلون سے اور
بہت لایق تر ہے رواج دینے اور مشہور کرنیکو
اسلئے کہ وہ وسیلون جہاد سے ہے اور بنیاد
جہاد کے اوپر رواج دینے اور مشہور کرنیکے ہے
اور بعد اسکے علم الٰہی ہین اور شغل صوفیون کے
پس لایق ہین ساتہ پوشیدگے اور مخفی رکہنے
کے کہ ہاتہ کام مین اور دل یار مین اور تنہائی مجلس
مین بیچ مثل ان کامون کے قول ہے منقول
بزرگون سے پس بنانا خانقاہونکا واسطے اوس
اور بلانا لوگونکا اوپر اجتماع اوسکی بہتر نہین ہے اور
محفوظ رکہنے مرتبون کام دین سے بعید ہے بلکہ
حاصل مقصدون احسانیکو درمیان یاد دلانی قرآن
اور حدیث کے دلمین ڈالنا چاہیے اور شغل طریقونکی طالبیکو
اوسکیکو بغیر نظر مستقل اور بغیر لازم کرنے

وضع خاص بدون تمیز طریقہ از طرق
از غیر آن وبدون دعوت بسوی آن
تعلیم باید کرد تا در ضمن اشتغال بامور
معاشیہ ومعادیہ خود بآن مزاولت نمایند
پس کسیکہ محافظت مراتب مذکورہ نماید
امور مذکورہ بہ نسبت او در قسمی از اقسام
بدعت وصفیہ مندرج خواہد گردید ونیز
باید دانست کہ اعتقاد اینکہ فلان چیز
از اصول مقاصد یا از متممات آن یا
از وسایل ضروریہ است ہرچند امر
مبطن است ومدار بودن شی از قسم
بدعت یا سنت برہمان است اما
بعضے معاملات ظاہرہ ہم تلو اعتقاد
درینباب میباشد مثلا تعداد علوم آلہیہ
درسلک علوم شرعیہ وتمدح بآن وابتہاج
صاحب آن بانسلاک در سلک علماء وحمد وثنا
در کتاب وسنت یا بشارت دادن دیگری
اورا باین انسلاک وتوقیر آن درمقام
توقیر علماء وتحقیر فاقد آن اگرچہ اطلاع
براحکام دین بطریق مجرد استماع از علماء
یا بطریق خواندن ترجمہ قرآن وحدیث
داشتہ باشد مثلا شخصے زید در علوم آلہیہ
مہارت تامہ میدارد وچندان براحکام دین

وضع خاص اوسہ بغیر جدا کرنے کسے طریقہ کے طریقون
غیر اوسکے سے اور بے دعوت کے طرف اوسکی تعلیم کرنی
چاہئیں توکہ باوجود مشغول ہونے کامون دنیا اور
آخرت اپنی مین ساتہ اوسکی مشق کرین پس جو کوئی
کہ محافظت مرتبون ذکر کئے گئے کے نہ کرے تو کام مذکور
بہ نسبت اوسکی کسی قسم مین اقسام بدعت وصفے سے
داخل ہونگے اور یہہ بہی جاننا چاہیئے کہ اعتقاد اس امر کا
کہ فلانی چیز اصول مقصدون یا پورا کرنیوالون اوسکے
یا وسیلون ضروری اوسکے سے ہے ہرچند یہ بات
ایک امر پوشیدہ ہے اور مدار ہونے ہر چیز کا
قسم بدعت یا سنت سے اسی پر ہے مگر بعضے
معاملے ظاہر ہے واضح کرنیوالے اعتقاد کے
اسباب مین ہوتے ہین مثلا گنتی علمون الٰہی
کے بیچ لڑی علمون شرعی کے اور تعریف کرنی
ساتہ اوسکے اور خوش ہونا صاحب اوس علم کا
بسبب منسلک ہونے سلک عالمون تعریف کئے
گیون مین بیچ قرآن اور حدیث کے یا خوشخبری دینے
دوسرے کے اوسکو اس داخل ہونے کے عالمون مین اور
عزت کرنے اوسکے مقام عزت عالمون مین اور بے عزتی
کرنے گم کرنیوالون ان علوم کی اگرچہ اطلاع احکام دین پر
بطور سننے کے عالمون سے یا بطور پڑہنے ترجمہ قرآن اور حدیث
کے رکہتے ہون مثلا ایک شخص بدنام علمون الٰہی مین
مہارت تمام رکہتا ہو اور کچھ بہت حکمون دین پر —

اطلاع میدارد و عمرو بر احکام دین بطریق مذکوره اطلاع میدارد و از علوم الٰهیه آشنائی نمیدارد پس زید را از قسم علما شمردن و عمرو را از قسم جہال در باب توقیر و اجلال یا در باب اعتبار کلام در مقدمۂ افتاء و امر بالمعروف یا در مقدمۂ تقدیم در باب امامت صلوٰة یا باینکه اگر زید در مقدمۂ مناظره در احکام دین زبان درازی کند از قسم تادیب شمرده شود و اگر بالعکس شود از سوء آداب معدود کرده شود پس امثال این معاملات امور مذکوره را از جنس بدعات حکمیه میگردانند و ہمین قیاس باید بلکه ازید از ان بمرتبہ کثیره در باب اشغال صوفیه **مسئله خامسه** اشتغال بعلم طب و حساب و ہندسه و قدرے از مسائل علم ہیئت مجرده و منطق مجرد از خلط امور عامہ قدرے از زبان فارسی از قسم نظم و نثر و تاریخ که در امور معاشیه بکار آید و ہمچنین تحصیل حرف و صنایع و اختراع اطعمۂ جدیده و البسۂ جدیده و آئینه جدیده و اسلحه جدیده و امثال آن از امور معاشیه باعتبار اصل خود از جنس بدعت نیست چه ہر چند

اطلاع نہ رکہتا ہو اور عمرو اوپر احکام دین کے بطور ذکر کیے گئے کے اطلاع رکہتا ہے اور علمون الٰہی سی واقفیت نہین رکہتا پس زید کو قسم علما سے گنا اور عمرو کو قسم جاہلون سے باب عزت اور بزرگی میں یا در باب اعتبار کرنے بات کی بابیچ مقدمہ فتوے دینے اور امر بالمعروف کے یا مقدم کرنے مین واسطے امامت نماز کے یا اسطرحپر کہ اگر زید در باب مناظرہ احکام دین کے زبان درازی کرے تو قسم ادب سکہائی سے شمار کیا جاوے اور اگر اولٹا ہو تو بے ادبی مین گنا جائی پس مثل ان معاملون کی کامون مذکور کو قسم بدعت حکمی سے کرتے ہین اور اسیطرح قیاس کرنا چاہیئے بلکہ اس سی زیادہ بہت گیے گذرے مرتبہ مین شغلون صوفیہ کے مقدمہ مین قیاس کرنا چاہیئے **مسئلہ پانچوان** مشغول ہونا ساتہ علم طب اور حساب اور ہندسہ اور کچہہ مسئلون سے علم ہیئت کے جو قواعد منطق کے کہ خالی ہون آمیزش امور عامہ سے اور کچہہ زبان فارسی قسم نظم اور نثر اور تاریخ کو کہ بیچ کامون معاش کے کام آوے اور اسیطرح تحصیل کرنا پیشون اور صنعتون کا اور نکالنا کہانون نئے اور لباسون نئے کا اور آئینہ نیا اور ہتیار نئے اور مثل اسکے کامون معاش سے باعتبار اصل اپنے کے قسم بدعت سے نہین ہے ہر چند —

بعضے ازان از قسم محدثات باشند اما چنانکہ کسے
او را از امور دین نمی‌شمارد و نہ با و معاملہ
امور دینیہ میکند مثلاً طبیب و سیاق و امثال آن
کسے از علماء دین نمی شمارد و با و معاملہ
علما نمی نماید آری بعضے از سفہاے زمان
اہل منطق و ہیئت را در تعداد علما معدود
میکنند و در ضمن علوم ممدوحہ شرعیہ این
ہر دو علم را میشمارند پس بہ نسبت ایشان
اشتغال باین ہر دو علم از قسم بدعت حقیقیہ
خواہد شد اما این قسم اشخاص کہ در حماقت بانتہا
قصوے رسیدہ باشند کمتر یافتہ میشوند
بنا بر علیہ بہ بدعت این امور مطلقاً حکم کردہ
نمی شود آرے انہماک در امثال این امور
بلکہ سایر امور دنیویہ و استغراق ہمت
در آن مورث قساوت قلب و موجب بعد
عن اللہ و باعث نسیان تذکر جلال حضرت
حق و سبب تکدر روح است کہ حدیث
الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ
تعالیٰ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا وَمُتَعَلِّمًا بر آن دلالت
میدارد و ہر چند این کلام از مبحث ما نحن فیہ
یعنی تحقیق معنے بدعت و سنت خارج است
اما کلام چون باین رسید ابد ذکر نکتہ
[illegible] النفع درینمقام لازم آمد بیانش آنکہ

بعضے انکے قسم نئے کاموں سے ہوں اور نہ کوئی اوسکو
کاموں دین سے گنتا ہے اور نہ ساتھ اوسکے معاملے
کاموں دین کا کرتا ہے مثلاً طبیب اور سیاق جاننے والے
کوئی علمای دین سے نہیں گنتا ہے اور اوس سے معاملے
علما کا سا نہیں کرتا ہے ہاں بعضے بیوقوف زمانے کے
اہل منطق اور ہیئت کو شمار علما میں گنتی ہیں اور قسم
علموں تعریف کے گئے شرعیہ سے ان دونو علموں کو
گنتے ہیں پس بہ نسبت انکی شغل کے ساتھ ان دونو
علموں کے قسم بدعت حقیقے سے ہوگا اسکے پر
اس قسم کے اشخاص کہ بیوقوفی میں اس درجہ نہایت کے
ہوں کمتر پائے جاتے ہیں اسلئے بدعت ہونے
ان کاموں کا حکم مطلق نہیں کیا جاتا ہے ہاں بہت
شغل شل ان کاموں میں بلکہ تمام کاموں دنیا میں
اور ڈبو دینا ہمت کا اسمیں سبب سختے دلکا ہے اور
باعث دوری کا خدا سے اور سبب بہول جانے یاد
حضرت حق کا اور باعث مکدر ہونے روح کا ہے کہ
حدیث میں ہے **حدیث** دنیا لعنت کی گئی ہے
اور لعنت کیا گیا ہے جو کچھ اوسمیں ہے مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا
اور جو چیز کہ نزدیک کرے اوس سے اور صاحب علم
اور علم سیکھنے والا + اس پر دلالت رکھتے ہے
ہر چند یہہ گفتگو بحث اوس کلام سے کہ ہم اوسمیں
ہیں یعنی تحقیق معنی بدعت اور سنت سے باہر ہے مگر جب
کلام اسجگہہ [illegible]

تحصیل مہارت در فن شعر مثلا بخند وجه
میباشد بعضے اشخاص بنا بر نیت نیک مہارت
آن فن حاصل میکنند مثل تحصیل ملکۂ تالیف
مناجات رب العالمین ونعت سید المرسلین
ومناقب عباد مقبولین وہجو کفار متمردین
ونظم احکام دین وامثال آن از امور نافعه
در اسلام وباینوجه عبادت بالعرض میشود
وبعضے بنا بر تحصیل معاش بآن اشتغال
می ورزند مثل منشیان امرا ومعلمان
صبیان پس نسبت ایشان از امور مباح
ست وبعضے بنا بر تحصیل تعلّے وترفع و
استکبار وتحقیر ساده لوحان باین اشتغال
میکنند وباینوجه بنسبت ایشان از اقبح
معاصی شمرده میشود وبعضے بنا بر قضاء شهوت
لسانی بذکر محاسن زنان وامارد وبیان
خط وخال وغنج ودلال وناز وانداز وشراب
وکباب وچنگ ورباب وبیان اوضاع اغلام
وجماع ورقص وسماع وامثال آن از امور
مهیجه شهوت بآن اشتغال مینمایند باینوجه
بنسبت ایشان از قبیل زنا لسانی شمرده
میشود وبعضے بنا بر التذاذ نفس ادراک مضامین
نفیسه مخیله ومعانی عمیقه مولفه واشارات
دقیقه وکنایات خفیه ومتانت عبارات و

حاصل کرنا مہارت کا فن شعر مین مثلا کبھی طرح پر ہوتا ہی
بعضے شخاص بسبب نیک نیتی کے مہارت اس فن کے
حاصل کرتے ہین مانند حاصل کرنے ملکہ کہنے مناجات رب
العالمین اور تعریف پیغمبر خدا اور مناقب بندون مقبول
اور ہجو کافرون سرکش اور نظم کرنے حکمون دین کی
اور مانند اسکے کامون فائدہ مند سے اسلام مین اور
اسوجہ سے یہہ عبادت بالعرض ہوتی ہے اور بعضے
بسبب حاصل کرنی معاش کی اسمین شغل کرتے ہین جیسے
منشی امیرونکے اور معلم لڑکون کے پس بہ نسبت انکے
کامون جایز سے ہے اور بعضے بسبب حاصل کرنے
بڑائی اور بلندی اور تکبر کرنے اور حقیر جاننے بے بہرون
کے اسمین شغل کرتے ہین اور اس سبب سے بہ نسبت انکے
بدترین گناہون سے گنا جاتا ہے اور بعضے واسطے
ادا کرنے شہوت زبان کے ساتھ ذکر حسن عورتون
اور لڑکون کے اور بیان کرنے خط اور خال اور غنجہ
وہنسے اور شیرین لبی اور ناز اور انداز اور شراب اور
کباب اور چنگ اور رباب اور بیان کرنا مضمون
اغلام اور جماع اور ناچ اور راگ کے اور مانند اسکے
باتون اوٹھانیوالی شہوت سے شغل کرتے ہین اور
اسوجہ سے بہ نسبت انکی قسم زنا زبانی سے گنا جاتا ہے
اور بعضے واسطے اوٹھانے لذت کے ساتھ دریافت
مضمونون نفیس خیالی اور معانی گہرے سے تالیف کئے گئے اور
اشارتون باریک اور کنایتون پوشیدہ اور مضبوطی عبارتون اور

وسلامت محاورات وجزالت تراکیب
لطافت تشبیہات ورشاقت استعارات
وعذوبت الفاظ وخوبی استخوان بندی
ورعایت صنایع لفظیہ ومعنویہ امثال
آن از امور یکہ تعلق ببلاغت وفصاحت
دارد بآن اشتغال مینمایند ومدار التذاذ
ایشان ہمین امور مذکورہ ست نہ مضمون
خاص از مضامین بلکہ ہر مضمون کہ لیاقت
جریان امور مذکورہ داشتہ باشد ہمان
مضمون جولان گاہ افکار ایشان ست
خواہ از باب مناجات ونعت ومنقبت
باشد خواہ از باب ہجو ومدح وخواہ از باب
مضامین شوقیہ باشد خواہ بہاریہ وخواہ
سیر انبیا باشد خواہ قصص اولیا وخواہ
حکایت صالحین باشد خواہ افسانہای
سلاطین الغرض ایشانرا از تلفیق کلام
خود غیر از لذات خیالیہ چیزے دیگر غرض
نمی باشد حال ایشان در حرکت خیالیہ
مثل حال مفرحان بساتین ست کہ ایشان
را بجائی رسیدن منظور نمیباشد بلکہ مقصود
اصلی نفس حرکت میباشد در ضمن ملاحظہ
الوان مختلفہ واشکال رنگارنگ ہر سمتے
کہ متحقق شود شود وبہر بوستانی کہ گذرہ

اور سلاستی محاوروں اور مضبوطی ترکیب اور لطافت
تشبیہوں اور زیبایش استعاروں اور شیرینے لفظوں اور
خوبی استخوان بندی اور رعایت صنعتوں لفظیہ اور
معنویہ کے اور مانند اسکے اون کاموں سے کہ
تعلق صراحتہ فصاحت اور بلاغت کے رکہتے ہین اونہی
اونہی مشغول رہتے ہین اور مدار انکے لذت کا یہی کام ذکر کئے گئے
ہین نہ کوئی مضمون خاص مضمونوں سے بلکہ ہر
مضمون کہ لیاقت جاری ہونے کاموں مذکورہ کے
رکہتا ہو وہی مضمون چوگان فکروں اونکی کا
ہے خواہ قسم مناجات اور تعریف پیغمبر اور مناقب
اولیا سے ہو خواہ قسم ہجو اور تعریف سے خواہ قسم
مضمونوں شوقیہ سے ہو خواہ بہاریہ سے خواہ
عادت نبیوں سے ہو خواہ قصے ولیونکے خواہ
حکایت نیک بختونکے ہو خواہ قصے بادشاہونکے
غرض اونکو ترتیب اور جمع کرنے کلام اپنے سے
سوائے لذت خیالی کے اور کچہہ غرض نہین
ہوتے ہے حال اونکا حرکت لذت خیالی مین
مانند حال سیر کرنیوالوں باغکے ہے کہ اونکو کسی جگہہ
پہونچنا منظور نہین ہوتا ہے بلکہ مطلب اصلی
ذاتی حرکت کرنا ہے واسطے دیکہنے رنگوں
مختلف اور شکلوں رنگارنگ کے جسطرف کو
اتفاق پڑے پڑے اور جس باغ مین
گذر ہو —

اقتدا فقد جنانچہ کریمہ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ
الْغَاوُونَ ○ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ
وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ○ کاشف
حال ایشانست باینوجہ بہ نسبت ایشان
از قبیل لہوست واز مکروہات شرعیہ
بلکہ از اضر اشیاست در باب تحصیل
حقیقت احسان وترک آن از شعایر
ایمانست ومتممات احسان کہ کریمہ
قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ
خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ
وحدیث مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ
مَا لَا يَعْنِيهِ بران دلالت میدارد ومزاولت
حساب وہیئت وہندسہ ومنطق را بر مزاولت
شعر قیاس باید کرد کہ اکثر بنا بر اغراض
مختلفہ واقع میگردد پس حکم این مزاولت
مثل حکم آن اغراض است در حسن وقبح و
علامت این مزاولت اکتفاست بر قدر
حاجت نہ افراط وتعمق دران ودر بعضے
احیان بنا بر مجرد میلان بسوی لذت فکریہ
کہ از تحصیل مجہولات عددیہ بطریق متعینہ
وحساب خطائین وعکس وتبدیل وجبر ومقابلہ
واز تحصیل سوالات مشکلہ حسابیہ واز
تخیل حیثیات اشکال ہندسہ وہیئت واز

ہو ہو جیسے کہ آیۃ قرآن شریف مین ترجمہ آیۃ شریف
شاعر پیروی کرتے ہین اونکی گمراہ کیا نہین
دیکہتا تو کہ تحقیق وہ ہر جنگل مین سرگردان ہین
اور البتہ وہ کہتے ہین جو کچہ نہین کرتے ۔ ظاہر
کرنیوالی حال اونکی کی ہے اور اسی سبب بہ نسبت اونکی
قسم کہیل سی ہی اور مکروہات شرعی سی بلکہ بہت مضر
چیزون سے حاصل کرنے حقیقت احسان مین اور چہوڑنا اسکا
علامات ایمان سے ہے اور کامون پورا کرنیوالون احسان
سے کہ آیۃ قرآنے ترجمہ آیت شریف تحقیق رستگار ہوئے
مسلمان جو اپنے نماز مین گڑگڑاتے ہین اور جو لوگ کہ
لغو سے موہنہ پہیرتے ہین ۔ اور حدیث ترجمہ حدیث پیغمبر
خوبی اسلام آدمی سی چہوڑنا کامون بیفائدہ کا ہے
اسپر دلالت رکہتی ہے اور مشق حساب اور ہیئت اور
ہندسہ اور منطق کو اوپر مشق شعر کے قیاس چاہیئے کرنا
کہ اکثر لسبب غرضون مختلف کے واقع ہوتے ہیے
پس حکم اس مشق کا مثل حکم اون غرضون کی ہے
بہلائی اور برائی مین اور علامت اس کوشش کے
اکتفا کرنا ہے اوپر مقدار حاجت کے نہ زیادتی حد سے
اور بہت غور اوسمین اور بعضے وقتون مین فقط بسبب
شوق لذت فکر سے کے کہ حاصل کرنے نامعلومون عددون
سے بطور معین اور حساب خطائین اور عکس اور تبدیل
اور جبر اور مقابلہ اور نکالنے سوالون مشکل حسابی سے اور
خیال کرنے حیثیتون شکل ہندسہ اور ہیئت سے اور

انساق براهین قاطعه آن واز ایصال
بدیهیات جلیه بسوی نظریات عمیقه بطریقی
که احتمال خطا وغلط را در آن گنجایش
نباشد واز استعلام اموریکه ادراک آن
از عرف وعادات بعید تر مینماید مثل
محدود الجهات ومقادیر کواکب واوضاع آن
بنسبت سفلیات وارتفاع عمارات عالیه
وجبال شامخه وعروض انهار واعماق
ابحار وامثال آن واز استعمال الآت
اسطرلاب واکتناه مفهومات غایره وتحدید
تصورات نظریه وتمیز اجزاء عقلیه
تفتیش اجزاء عقود وتنقیح حقیقت اذعان
وتعلق آن وتحقیق لوازم قضایا وطریق
تالیف اقیسه وتحلیل وترکیب وتصویر مباحث
صناعات خمسه الحصول ملکه تقیید وتوجیه
ودفع ومنع وحل ونقض وقلب ومعارضه
وامثال آن از اموریکه جولانگاه افکار
اذکیه تواند شد حاصل میشود ومزاولت امور
مذکوره متحقق میگردد وانهماک قوت عقلیه
در مفهومات واستغراق قوت فکریه بتعمقات
بمراتب قوی است از انهماک قوۀ حاسه
در ملاذ جسمانیه وقوت متخیله در مضامین شعریه
والحان موسیقیه وملاهی شطرنج وامثال

اور انتظام دلیلوں قاطعہ اوسکے سے اور پہونچنے
بدیہیات روشن سی طرف نظریات گہرے کے اسطرح پرکہ
گمان غلطے اور خطا کا اوسین گنجایش نہ رہی اور معلوم
کرنے اون کاموں سے کہ دریافت اونکا عادت سی بہت
دور دکھلائی دیتا ہے مانند محدود الجہات اور مقدار اجرام
ستارون کی اور وضعین اونکے بہ نسبت نیچے والون کے
اور بلندے سے عمارتوں بلند اور پہاڑون اونچی اور
اور چوڑائی نہرون اور گہراؤ دریاؤن کے اور مثل
اسکے اور استعمال کرنے آلات اسطرلاب اور دریافت
کرنے حقیقت مضمونون پہونچے ہوون اور حد باندھنے
تصورات نظری اور جدا کرنے اجزاے عقلے اور
دریافت کرنے اجزا منعقد ہونے قضیہ اور صاف
کرنے حقیقت یقین اور متعلق اوسکے اور تحقیق کرنے
لوازم قضیون اور طریقے مرکب کرنے قیاسون اور
جدا کرنے اور مرکب کرنے اور صورت بنانے بحثون
صنعت خمسہ کے اور وہ حاصل کرنا استعداد قید لگانے
اور توجیہ کرنے اور دفع کرنے اور منع کرنے اور نہ دخل
دینے اور نقض اور قلب اور معارضہ اور مانند اسکی اون کامون
سے کہ میدان دوڑنے فکر تیز ذہن والونکا ہی حاصل
ہوتے ہے اور مزاولت کامون ذکر کئے گئے کے ثابت
ہوتی ہی اور مشغولی قوت عقلے کی بیچ مضمونون کی
اور ڈوب جانا قوت فکری کا گہراوین بہت مرتبون زیادہ
ہے مشغولی قوت حسی سے لذتون جسمانی بیچ اور قوت

آنچه مبادی معقولات نهایت اوسع است
از مباین مخیلات وحشوش محسوسات ولذت
عقلیه بغایت الطف است از لذات خیالیه
حسیه بسیار و بامی قوه متفکره بمدارج اسرع
است از استر قوه مخیله و خر قوه حاسه بیکتا بوی
نظر مراتب الذ است از و وادوش خیال و
خرخشا رحواس پس انهماک دران مراتب
اقوی باشد بنسبت انهماک در اخرین و ادخل
باشد در جذر قلوب و ابعد باشد از شریعت ایمان
که طریقه سلوک اسلاف امیین است و اقصی
باشد در روش ایمان که بدعت مخترعه اخلاف
متفلسفین است و اضر باشد در تحصیل حقیقت
احسان که افنا ارادهٔ قلبیه و قطع علایق
ماسوی الله از جذر قلب و اعراض از التذاذ
بغیر الله خلاصه اوست و اغلظ حجب باشد
در باب تحصیل اطمینان بمعارف انبیا علیهم
که طلوع بصر بصیرت بسوی فیض نازل از
حظیرة القدس که بقوالب شریعت و هیاکل
سنت بروز نموده از شرایط اوست سبحان
الله سخن از کجا تا کجا رسید غرض آنکه مومن
پاک مبرا از بدعت و شرک را باید که ملت
حنیفیه بیضا را از لوث امور مذکوره حتی
الامکان پاک دارد و لذت آنرا در دل خود

اسکے اسلئے کہ بعد ان معقولات کا نہایت چوڑا ہے اور لذت
عقلیہ نہایت لطیف ہے لذت خیالی اور حسی سی اور گھوڑا
تیز رفتار قوت متفکرہ کا کئی درجہ زیادہ دوڑنیوالا ہے
خچر قوت متخیلہ اور گدہے قوت محسہ جسے سے
اور زیادہ قوت جسے اور دوڑ دہوپ عقل کے
بہت مرتبون زیادہ لذیذ ہے بہاگنے خیال اور
بیہودہ چلنے گدہے حواس سے پس مشغولی اونمین بہت
مرتبون قوی ہوگے بنسبت مشغولے کام خیال
اور حواس کے سے اور بہت داخل ہوکے تہ دلمین اور بہت
دور ہوگے شریعت ایمان سے کہ راہ چلنے اگلون بن
بڑہونکی ہی اور بدرجہ نہایت ہوگی سرگردانی بیچ
کہ بدعت نکالی ہوئی پیچہلین فلاسفہ کی ہی اور بہت
مضر ہوگے حاصل کرنے حقیقت احسان مین کہ فنا کرنا
ارادہ دلی اور منقطع کرنا علاقون ماسوے خدا کا تہ دل
سے اور مونہہ پہیرنا لذتون غیر خدا کے خلاصہ و اسکا
ہے اور بہت بہاری پردہ ہوگا حاصل کرنے اطمینان بیچ
ساتہ معرفت نبیون علیہ السلام کے کہ طمع بینائی عقل کے
طرف فیض اترنیوالے حظیرہ قدس سے کہ قالبو شریعت
اور صورت سنت مین ظہور کیا ہے شرطون اوسکی سے ہے
سبحان اللہ بات کہان سے کہان پہونچی غرض یہ ہے کہ مسلمان
پاک بیزار شرک اور بدعت کو چاہیئے کہ دین حنیفی روشن کو
نجاستون کام مذکور سی حتے المقدور پاک رکھے
اور لذت اوسکے کو اپنے دلمین —

جای ندہد و بر قدر حاجت ازان اکتفا
نمودہ اوقات عزیزہ خود را در تعمقات
زائدہ ضایع نگرداند کہ هَلَكَ الْمُتَعَمِّقُونَ
حدیث نبی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام است
وتلبس امور مذکورہ را بنا بر ضرورت تقضا
حاجت شمارد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا
لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا
اللّٰهُ

فصل ثانی در بیان حکم بدعت

باید دانست کہ تحقیق حکم بدعت موقوف
است بر تمہید چند مقدمات مقدمہ اولی
باید دانست کہ خلاصہ مفہوم بدعت از تمہید
کلام فصل اول چنانچہ مستفاد گردیدہ کہ
ہر عقیدہ و مقامے و واردی و حالی و
قولی و فعلے کہ از جنس عبادات باشد
یا عادات یا معاملات و ہمچنین تقیید و
تعیین امور مذکورہ بقیود و حدود معینہ
و ہمچنین تشخیص موقع آن امور از تشہیر و
اعلان با ستر و کتمان با اہتمام و عدم
اہتمام یا التزام و عدم التزام کہ نہ ثابت
بکتاب باشد و نہ بسنت و نہ باشتہار
و رواج در قرون ثلثہ و نہ باجماع اہل حق
و نہ بقیاس صحیح منقول از مجتہدین مسلم
الاجتہاد و صیاحبش آنرا از امر دین شمارد

جگہ نہ دی اور بقدر حاجت اوس سے اکتفا کرے اور
اوقات عزیز اپنی بیچ باریکیون زاید کے ضایع نکرے
ترجمہ حدیث ہلاک ہوسے بہت غور کرنیوالے۔ حدیث
نبی امی علیہ السلام مین ہے اور شغل کامون مذکور کا
واسطے ضرورت حاجت روائی کے شمار کرے۔
ترجمہ آیۃ شکر ہے خدا کا کہ راہ دکہائی ہمکو طرف اسکے
اور نہ تہی ہم کہ راہ پاتے اگر نہ راہ دکہاتا ہمکو اللہ۔

فصل دوسری بیچ بیان حکم بدعت کے

جاننا چاہیے کہ تحقیق حکم بدعت کے موقوف ہے اوپر
بیان کئی مقدمون کے **مقدمہ پہلا**۔ جاننا چاہیے
جاننا کہ خلاصہ مضمون بدعت کا بیان کلام فصل پہلے
سے ایسا ظاہر ہوا کہ جو عقیدہ اور مقام اور جو وارداور
حال اور جو بات اور کام کہ قسم عبادتون سے ہو
یا عادتون اور معاملون سے اور اسیطرح قید
لگانے اور معین کرنا کامون مذکور کا ساتہ قیدون اور
حدون معینہ کے اور اسیطرح معین کرنا موقع اون
کامون کا شہرت دینے اور ظاہر کرنے سے
یا پوشیدہ اور چھپا کرنے سے یا اہتمام اور نہ اہتمام
کرنے سے یا لازم پکڑنے اور نہ لازم پکڑنے سے کہ
نہ ثابت قرآن سے ہو نہ حدیث سے اور نہ مشہور اور
مروج ہوا ہو قرون ثلثہ مین اور نہ اجماع اہل حق کا
ہوا ہو اوسپر اور نہ قیاس صحیح نقل کیا گیا ہو اون
مجتہد پہلون سے کہ جنکا اجتہاد مسلم ہے اور کرنیوالا اوسکا اوسکو کام دین

دیا یا او معامله امور دینیه کند پس آنجا امرا
بدعت میگوییم و در اکثر مواضع کتاب و سنت
لفظ بدعت برهمین معنی مستعمل میشود
مثل آیه کریمه قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ
الرُّسُلِ چه پرظاهرست که خود آنجناب در زمان
سابق موجود نبودند و نه شریعت آنجناب
بخصوصها بلکه نظیر آنجناب و صف رسالت
و نظائر شریعت آنجناب از شرائع متقدم
در زمان سابق محقق بودند بنا بر علیه
ذات آنجناب و شریعت آنجناب بدعت
نفی کرده شد پس معلوم شد که در باب نفی
بدعیت شئ وجود نظیر آن شئ هم در زمان
سابق کفایت میکند و در احادیث متواتره
بدعت را مقابل سنت ذکر فرموده آن را
نکوهش کرده اند و از اتباع آن نهی بلیغ
نموده و در حدیث عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي
وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ
و حدیث مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي
سنت خلفاء راشدین و سیرت صحابه
مکرمین را در باب وجوب اتباع در اوقات
ظهور بدعات مقارن خود مذکور ساخته
و در حدیثی که ترمذی از طریق ابی سعید
خدری رض روایت کرده قَالَ قَالَ

یا ساتھ اوسکی معامله کاموں دین کا کرے پس اسی کام کو
بدعت کہتی ہیں ہم اور اکثر جگہہ قرآن اور حدیث میں
لفظ بدعت کا اسی معنوں پر استعمال کیا جاتا ہی
جیسے کہ آیہ قرآن میں ترجمہ آیۃ شریف کہہ تو نہیں
ہوں میں نیا رسولوں سے - اسلئے کہ بہت ظاہر ہے
کہ تحقیق آنحضرت پہلے زمانہ میں موجود نہ تھے اور
نہ شریعت خاص آنحضرت کی بلکہ مثل آنحضرت کے صفت
رسالتیں اور مثل شریعت آنحضرت کے شریعتوں
پہلے سے زمانہ اگلے میں موجود تھے اس سبب سے ذات
آنحضرت اور شریعت آنحضرت سے نفی بدعت کیے گئی
پس معلوم ہوا کہ ہونے بدعت ہر ایک چیز میں موجود ہونا
مثل اوس چیز کا پہلے زمانہ میں کفایت کرتا ہے اور
حدیثوں متواتر میں بدعت کو مقابل سنت کی
ذکر کیا اور اوسکے مذمت کی اور اوسکی پیروی سے
منع کیا اور اس حدیث میں - ترجمہ حدیث
کہ لازم ہے اوپر تمہارے راہ میرے اور راہ خلیفوں
رشد اور ہدایت والوں کے - اور اسی حدیث میں
کہ وہ وہ چیز ہے کہ میں جسپر ہوں اور اصحاب میرے
سنت خلیفوں راشد اور خصلت صحابہ بزرگ کو
واجب ہونی پیروی میں وقت ظاہر ہونے
بدعتوں کے ساتھ اپنے ذکر کیا اور بیچ اوس حدیث
کے کہ ترمذی نے ابو سعید خدری سے کیطرف
سے روایت کی ہے کہ ترجمہ حدیث کہ فرمایا -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل
طیبا وعمل فی سنۃ وامن الناس
بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول
اللہ ان ہذا الیوم لکثیر فی الناس
قال وسیکون فی قرون بعدی
ودر حدیثی کہ مسلم از طریق عائشہ رض
روایت کردہ انہا قالت سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
یذہب اللیل والنہار حتی یعبد
اللات والعزی فقلت یا رسول اللہ
ان کنت لاظن حین انزل اللہ ہو
الذی ارسل رسولہ بالہدی
ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ
ولو کرہ المشرکون ان ذلک تاما
قال انہ سیکون من ذلک ما شاء
اللہ و شیوع سنت و رواج دین در چند
قرون متاخرہ اخبار فرمودہ و آن چند
قرون را در حدیث خیر القرون
قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم و امثال آن از احادیث کثیرہ
بقرون ثلثہ تفسیر فرمودہ و در آیہ کریمہ
ومن یشاقق الرسول من بعد ما
تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل

رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کھایا حلال اور عمل کیا
سنت پر اور امن میں رہے لوگ برائیوں اوسکی سے
داخل ہوا جنت میں پس کہا ایک شخص نے ای رسول
اللہ کے آجکے دن البتہ بہت ہیں فرمایا اور قریب ہے
کہ ہونگے بیچ زمانہ کے پیچھے میرے - اور بیچ اوس حدیث
کے کہ مسلم نے طریق عائشہ رض سے روایت کیا ہے
کہ ترجمہ حدیث کہا حضرت عائشہ نے کہ سنا میں نے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں گذرینگے
گے رات اور دن یہانتک کہ پوجا جاوے گا لات اور
عزے پس کہا میں نے اے رسول اللہ کے تحقیق ہی میں
گمان کرتے جو وقت نازل کیا اللہ نے وہ ذات
پاک کہ بھیجا رسول اپنے کو ساتھ ہدایت اور دین سچے
کے تاکہ غالب کرے اوسکو اوپر سب دینوں کے اگرچہ
برا مانیں مشرک لوگ تحقیق یہہ کلام پورا ہے فرمایا
تحقیق شان یہ ہے کہ قریب ہے کہ ہوگا اسمین سے
جو کچھہ چاہا اللہ نے - ساتھ ظہور سنت اور رواج دین
کے کئی قرنون پچھلون میں خبر دی اور وہ کئی قرن
بیچ اس حدیث کے کہ ترجمہ حدیث بہتر زمانوں کا
میرا ہے پھر جو لوگ متصل ہیں اوس سے پھر جو کہ متصل ہیں اوس سے اور ما
اسکے بہت حدیثون سے ساتھ قرون ثلثہ کے تفسیر
فرمائے ہے اور اس آیۃ میں کہ آیہ شریف جو کوئی
خلاف کرے رسول کا بعد اسکے کہ ظاہر ہوے
اوسکو راہ ہدایت کے اور پیروی کرے سوائے راہ

المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم
وساءت مصيرا ۵ اجماع را در باب وجوب
اتباع سنت ملحق گردانیده پس معلوم شد
که مراد از بدعت در احادیث متواتره و
استعمال لفظ بدعت برهمین معنی واقع
گردیده پس لابد لفظ بدعت بنسبت معنی
مذکوره حقیقیه شرعیه باشد وحمل او برهمین
معنے در صورت عدم قرائن خارجیه واجب
واستعمال او بر غیر این معنے از قبیل استعمالات
مجازیه است که احتیاج بقراین خارجیه
میدارد چنانچه در کلام حضرت امیر المومنین
فاروق اعظم رض که در حق تراویح فرموده
نعمة البدعة هذه واقع گردیده چه مراد
از لفظ بدعت در کلام ایشان همین قدر است
که خود تراویح باین هیئت خاصه وباین
التزام در جمیع لیالی رمضان در زمان
برکت نشان آنجناب صلے الله علیه وسلم
موجود نبود واین معنے اعم است از معنے اول
پس اطلاق لفظ بدعت بران از قبیل
اطلاق لفظ نفاق است بر مطلق تغیر
حال که در قول حنظله رض نافق حنظلة
واقع شده وقرینه تجوز درینمقام امتناع
حقیقت است بنظر صدور نفس این عبارت

مسلمانون کی پھیر دین ہم اوسکو اوسیطرف اوڈالین
گے اوسکو دوزخ مین اور بُری جگہہ ہے جانیکی ــ اجماع کو
اسقدر واجب ہونے پیروی مین سانہ سنت کے
ملادیا پس معلوم ہوا کہ مراد بدعت سی حدیثون متواترہ
مین اور لفظ بدعت کا اسی معنون پر واقع
ہوا ہے اور لفظ بدعت کا بہ نسبت معنی مذکور کے
حقیقت شرعی ہی اور لینا انہین معنون کا بیچ صورت
نہونے قرینون خارجی کے واجب ہے اور استعمال
اوسکا اوپر غیر ان معنون کے قسم استعمال مجاز سی ہے
کہ حاجت قرینون خارجے کے ہے جیسا کہ کلام
جناب امیر المومنین عمر فاروق رض مین کہ تراویح کے
حق مین فرمایا ہے کہ اچھی بدعت ہے یہہ اتفاق
ہوا ہے اسلیئے کہ مراد لفظ بدعت سے اونکے کلام
مین اسیقدر ہے کہ تحقیق تراویح بصورت خاص
اور اس التزام سے تمام راتون رمضان مین
بیچ زمانہ برکت کے نشان پیغمبر خدا صلے الله علیہ
وسلم کے نہین تھے اور یہہ معنے عام ہین پہلے
معنون سے پس بولنا لفظ بدعت کا اوسپر اسی
قسم بولنے لفظ نفاق سے ہے اوپر مطلق
تغیر حال کے کہ بیچ قول حنظلہ رض کے
منافق ہوا حنظلہ واقع ہوا ہے اور قرینہ
مجاز کا اسجگہہ منع ہونا معنے حقیقی کا ہے
بنظر صادر ہونے خاص اس عبارت کے